روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 88 | بدھ 28 ذی قعدہ۔1416ھ 17 شہادت 1375ہش 17 اپریل 1996ء

اللہ تعالیٰ کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو نیک ظنی سے خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لاویں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان ہو تو پھر کیا ہے جو نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گناہ کیونکر چھوٹ سکتا ہے۔ یہ باتیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔ چونکہ اس کوچہ سے نامحرم ہوتے ہیں اس لئے ایسے اوہام طبیعت میں پیدا ہوتے ہیں۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس نے نطفہ سے انسان کو بنا دیا ہے وہ اس انسان کو ہر قسم کے پاک تغیرات کی توفیق عطا کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ ہاں ضرورت ہے طلبگار دل کی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 660)

جنازہ غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 29 مارچ 1996ء کو بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل جنازہ غائب پڑھائے۔

1۔ محترمہ آمنہ طیبہ صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ۔

2۔ مکرمہ امتہ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خان ثناء اللہ خان صاحب۔ عمر 96 سال۔ موصوفہ حضرت مولوی شیخ محمد صاحب آف لاہور رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یوکے کی والدہ تھیں۔

3۔ مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب لاہور۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔

4۔ محترمہ امتہ الرحمان صاحبہ والدہ مکرم عطاء الرحمان صاحب غنی آف لاہور موصوفہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی نواسی حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی بیٹی اور یکے از رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھیں۔

5۔ مکرمہ خانم زبیدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم میجر سردار بشیر احمد خان صاحب آف مالیر کوٹلہ اسلام آباد۔

6۔ مکرم حمید احمد صاحب لائل پوری۔ لندن

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ عائشہ صادقہ بنت مکرم میاں مقبول احمد صاحب ایڈووکیٹ چشتیاں ضلع بہاولنگر نے امسال مڈل اسٹینڈرڈ کے امتحان میں بہاولپور بورڈ میں طالبات میں دوم اور کل طلباء اور طالبات میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے اور 795 نمبر حاصل کرکے اپنی تحصیل و سکول میں بھی اول رہی ہے۔ عزیزہ مکرم مظفر محمود احمد صاحب مربی سپین کی بھتیجی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ترقی کا ایک ہی گُر ہے کہ افراد اپنے آپ کو قربان کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

قومی ترقی کا ایک ہی گر ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ تم فنا ہو جاؤ۔ جو قوم بھی دنیا میں زندہ ہوئی ہے۔ اسی طرح ہوئی ہے کہ پہلے اس نے اپنے آپ کو فنا کر دیا۔ قومیں تو الگ رہیں۔ انفرادی ترقی بھی بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ دیکھو ایک باپ جو ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ پاتا ہے۔ وہ اپنے چار پانچ بچوں کو تعلیم دلاتا ہے اور اپنی تمام کمائی بچوں کی تعلیم پر خرچ کر دیتا ہے۔ وہ کنگال ہوتا ہوا معلوم دیتا ہے۔ اور اس کی تمام کمائی بظاہر برباد ہوتی نظر آتی ہے۔ لیکن کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ تباہ ہو رہا ہے۔ نہیں بلکہ وہ ترقی کر رہا ہے۔ کیونکہ پہلے اس گھرانہ میں اگر ایک شخص سو ڈیڑھ سو روپیہ کمانے والا تھا تو اب اس گھرانہ میں چار پانچ آدمی کمانے والے ہو جائیں گے۔ لیکن اگر وہ باپ پہلے اپنی جائیداد اور اپنا روپیہ بچوں کی تعلیم میں فنا نہ کرتا تو اس کو یہ ترقی کیسے مل سکتی تھی۔ یہ ترقی اس جائیداد اور روپیہ کے قربان کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح جو سلسلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوتے ہیں ان کے اخراجات بھی ایسے ہی کاموں پر ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً اشاعت کا ہی کام لے لو۔ بظاہر اس پر روپیہ خرچ کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ تباہ ہو رہا ہے۔ لیکن درحقیقت اس روپیہ سے اور کئی ہزار آدمی تیار ہو رہے ہوتے ہیں۔ جس سے جماعت کی طاقت علیحدہ بڑھتی ہے اور (مخالف) کی طاقت علیحدہ گھٹتی ہے۔ کیونکہ جتنے آدمی جماعت میں نئے داخل ہو جائیں گے۔ اتنے ہی (مخالف) کے کم ہو جائیں گے۔ اس طرح جماعت کی مالی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح تعلیم و تربیت پر روپیہ خرچ ہوتا ہے اس کا فائدہ بھی ہم کو ہی پہنچتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ عجیب بات ہے۔ ہم نام تو یہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا۔ لیکن درحقیقت سب کچھ ہمارے ہی فائدہ کے لئے خرچ ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک پیسہ بھی تو ہمارا خدا تعالیٰ کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتا بلکہ وہ ہماری ہی بہتری اور ترقی کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اور اس کا فائدہ ہماری طرف ہی لوٹتا ہے۔ ہماری مثال تو اس شخص کی سی ہے۔ جو کسی سے روپیہ لے اور اپنے بچوں پر خرچ کر ڈالے اور پھر نام دوسرے کا کر دے۔ درحقیقت وہ قوم بھی دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ جو غرباء کی خبرگیری نہ کرتی ہو۔ اور ان کی خدمت کے لئے کچھ نہ کرتی ہو۔ ہمیشہ وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے۔ جو اپنے غریب افراد کی زندگی کا خیال رکھتی ہے۔ مثلاً ایک شخص قومی کام کرتے کرتے مر گیا۔ اب اگر اس کی بیوی بچوں کی پرورش نہ کی جائے گی۔ تو

باقی صفحہ 7 پر

مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17- شہادت 1375 ھش 17 - اپریل 1996ء

ذکر الٰہی - خدا تعالیٰ کی اطاعت

انسان خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے بعض اوقات عجیب عجیب حرکتیں کرتا ہے۔ کبھی جنگلوں میں نکل جاتا ہے۔ اور وہیں اپنی زندگی گزارتے ہوئے سمجھتا ہے کہ اس نے دنیاداری چھوڑ کر خدا کو پالیا ہے۔ کبھی پانی میں کھڑا ہو کر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے رکھتا ہے۔ کبھی ایک ٹانگ پر کھڑا ہوتا ہے۔ کبھی ساری ساری رات عبادت کرتا ہے اور سارا سارا دن بھوکا رہتا ہے۔ اور اسی طرح کئی اور باتیں ہیں جو انسان اس لئے کرتا ہے۔ کہ اس کی سمجھ بوجھ کے مطابق اس طرح خدا اس سے راضی ہو جائے گا۔ اور وہ کہہ سکے گا کہ وہ خدا کا ہوگیا ہے اور خدا اس کا ہو گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کی زندگی کو ان مشکلات میں ڈال کر انسان کا نہیں بنتا۔ اس نے زندگی دی ہے تو زندگی کے لوازمات بھی اس کے لئے ضروری قرار دئے ہیں۔ زندہ رہنے کے لئے اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر زندہ رہنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان سے وہ منع نہیں کرتا۔ وہ باتیں بھی کی جائیں اور خدا کا بھی بنا جائے۔ اور خدا کو اپنا بھی بنایا جائے۔ یہ ہے انسانی زندگی بسر کرنے کا صحیح طریق۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی بات کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہمیں ذکر الٰہی سے اس طرح روشناس کراتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکر الٰہی میں رہے۔ ذکر الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے۔ بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس کو اس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ جب اس طرح انسان کامل بن جاتا ہے تو خدا اس کا بن جاتا ہے اور حسب (وہ صاحب ایمان کا دوست ہے) اس کو ہر موقعہ پر غموم و ہموم سے بچاتا ہے۔"

گویا کہ ذکر الٰہی تو ہر وقت کرے لیکن ذکر الٰہی کرتے ہوئے یہ سمجھ لے کہ ذکر ہے کیا۔ خدا ملتا تو اسی طرح ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے لیکن اس طرح ذکر کرنے سے نہیں جس طرح پہلے کہا گیا ہے کہ لوگ اپنے آپ کو عجیب عجیب مشکلات میں ڈال لیتے ہیں۔ بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ اپنی معمول کی زندگی گزارے لیکن ہر بات جو کہے اور ہر کام جو کرے اس میں خدا تعالیٰ کی منشاء مد نظر ہو اور یہ سوچ کر کرے کہ یہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ گویا کہ دنیا کا ہر کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق بنا کر کرے تو اسے ذکر کہا جائے گا۔ اور یہی ذکر انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب لے جاتا ہے۔ انسان کو خدا تعالیٰ کا بنا دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی ایسے انسان کا بن جاتا ہے۔ کتنی اچھی بات ہے کہ ہم زندگی دوسرے لوگوں کی طرح ہی گزاریں لیکن خیال یہ رکھیں کہ ہماری ہر بات اور ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔ نوکری کریں۔ تجارت کریں۔ کمائی کا کوئی اور طریق ہو تو وہ استعمال میں لائیں۔ کھائیں پئیں۔ سیریں کریں۔ گویا کہ زندگی کو بالکل نارمل طریق سے بسر کریں۔ البتہ ہر بات جو ہم کریں وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد ہماری اس بات میں رہنمائی کرتا ہے کہ ذکر تو دن بھر ہونا چاہئے بلکہ رات دن ہونا چاہئے۔ لیکن یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ ذکر سے مراد خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ نہ کہ زبان سے یا جسم کے کسی عضو کے کسی خاص طور پر استعمال کے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی کو سراسر خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالیں تاکہ نارمل زندگی بھی بسر کریں اور خدا تعالیٰ کو بھی اپنا بنا سکیں۔

ہم دین کے خدام ہیں خدام رہیں گے
ہم لوگوں پہ اللہ کے انعام رہیں گے
الزام سے کردار پنپتا ہے ہمارا
ہم خوش ہیں کہ ہم موردِ الزام رہیں گے

ابوالاقبال

○

چراغِ خواب بہ عکسِ کمال رہ جائے
اِس آئینے میں کسی کی مثال رہ جائے

رفاقتوں کا ضروری ہے انقطاع اگر
اِس انقطاع کا دل میں ملال رہ جائے

بہت ہے یہ بھی جہانِ غبار و باراں میں
جو کُنجِ دل میں کسی کا خیال رہ جائے

بلا سے دامنِ خستہ میں کچھ رہے نہ رہے
دل و نگاہ میں ذوقِ جمال رہ جائے

سدا ستارۂ منزل رہے نگاہوں میں
غبارِ راہ پسِ ماہ و سال رہ جائے

کسی دیار میں اِک راستہ چمکتا رہے
کسی نگاہ میں اِک احتمال رہ جائے

دلوں میں پھول کسی یاد سے مہکتے رہیں
سروں پہ سایۂ دستِ کمال رہ جائے

وہ جس زمیں سے اٹھا ہے مرا درختِ وجود
اُسی زمیں میں مرا بال بال رہ جائے

اکرم محمود

تحریک جدید کی برکت

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے الفضل 28- نومبر 1944ء میں تحریک جدید) کے متعلق فرمایا۔ اس تحریک (جدید) کے پہلے دور کی معیاد دس سال تھی...... اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جس قربانی کی توفیق دی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس نے اس عرصہ میں جو چندہ اس تحریک میں دیا وہ تیرہ چودہ لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ اور اس روپیہ سے جہاں ہم نے اس دس سال کے عرصہ میں ضروری اخراجات کئے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ریزرو فنڈ بھی قائم کیا ہے۔ اور اس ریزرو فنڈ کی مقدار 280 مربع زمین ہے اس کے علاوہ بھی ایک سو مربع زمین ایسی ہے جس میں سے کچھ حصہ کے خریدنے کا ابھی وقت نہیں آیا۔ کچھ حصہ گو خریدا تو گیا ہے مگر اس پر ابھی قرض ہے۔ اسے اگر شامل کر لیا جائے تو کل رقبہ 380 مربع ہو جاتا ہے........ اس دوران میں تحریک جدید کے ماتحت ہمارے مربی جاپان میں گئے۔ تحریک جدید کے ماتحت چین میں مربی گئے۔ تحریک جدید کے ماتحت سماٹرا اور جاوا میں مربی گئے اور اس تحریک کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین، اٹلی، ہنگری، ہالینڈ، البانیہ، یوگو سلاویہ، اور امریکہ میں بھی مربی گئے۔ اور افریقہ کے بعض ساحلوں پر بھی اسی تحریک کے ماتحت مربی گئے۔ اور ان مربیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ سے لاکھوں لوگ روشناس ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

کوئی شخص ایسا نہ رہے جو بیت الحمد میں (عبادت) باجماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو۔ سوائے ان زمینداروں کے جنہیں کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ یا سوائے ان مزدوروں کے جنہیں کام کے لئے باہر جانا پڑتا ہے۔ گو ایسے لوگوں کے لئے بھی میرے نزدیک کوئی نہ کوئی ایسا انتظام ضرور ہونا چاہئے جس کے ماتحت وہ اپنی قریب ترین بیت الحمد میں (عبادت) باجماعت پڑھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی بیرونی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہی ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کے لئے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئے۔ ان مجالس کے وہی قواعد ہوں گے۔ مگر سر دست باہر کی جماعتوں میں داخلہ فرض کے طور پر نہیں ہو گا۔ بلکہ ان مجالس میں شامل ہونا ان کی مرضی پر موقوف ہو گا۔ لیکن جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری ہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہے تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا ضروری ہو گا۔ اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا ضروری ہو گا۔ اس طرح سال ڈیڑھ سال تک دیکھنے کے بعد خدا نے چاہا تو آہستہ آہستہ باہر بھی ان مجالس میں شامل ہونا لازمی کر دیا جائے گا۔ .... مرضی کے مطابق کام کرنے کا میں نے جو موقعہ دینا تھا وہ قادیان کی جماعت کو میں دے چکا ہوں۔ اور جنہوں نے ثواب حاصل کرنا تھا انہوں نے ثواب حاصل کر لیا ہے۔ اب پندرہ سے چالیس سال تک کی عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا لازمی ہے اور اس لحاظ سے اب وہ ثواب نہیں رہا۔ جو طوعی طور پر کام کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہو سکتا تھا۔ بے شک خدمت کا اب بھی ثواب ہو گا۔ لیکن جو طوعی طور پر داخل ہوئے اور وفا کا نمونہ دکھایا وہ سابق بن گئے۔ البتہ انصار اللہ کی مجلس چونکہ اس شکل میں پہلے قائم نہیں ہوئی۔ اور نہ کسی نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے اس میں جو بھی شامل ہو گا اسے وہی ثواب حاصل ہو گا جو طوعی طور پر نیک تحریکات میں شامل ہونے والوں کو ہوتا ہے۔ میں ایک دفعہ پھر جماعت کے کمزور حصے کو اس امر کی طرف توجہ دلا دیتا ہوں کہ دیکھو شتر مرغ کی طرح مت بنو۔ جو کچھ بنو اس پر استقلال سے کاربند رہو۔

پردہ کے متعلق

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خواتین کے پردے کے متعلق فرمایا:۔ (کسی کے خط کے جواب میں):۔

آپ کے خط مورخہ 28-1-23 کے جواب میں تحریر ہے کہ رائج الوقت پردہ کئی طرح کا ہے۔ بعض قوموں اور بعض علاقوں میں ایسا پردہ ہے کہ ڈولیوں کو بھی پردوں میں سے گزارتے ہیں۔ اور بعض قوموں اور بعض علاقوں میں اس سے بڑھ کر پردہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ عورت ڈولی میں آئے اور پھر اس کا جنازہ ہی نکلے۔ یہ پردے صریح ظلم ہیں۔ اور ان کا اثر عورتوں کی صحت اخلاق علم اور دین پر بہت ہی گندہ پڑتا ہے۔

کلام الٰہی اور حدیث سے اس قسم کے کسی پردے کا پتہ نہیں چلتا۔ کلام الٰہی سے صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت ہے اگر انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہ ہوتی تو غض بصر کے حکم کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں خود آپ کی بیویاں آپ کی بیٹیاں باہر نکلتی تھیں۔ جنگوں پر جانا کھیتوں وغیرہ پر کام کرنے کے لئے جانا۔ حاجات بشریہ پورا کرنے کے لئے جانا۔ علم سیکھنے علم سکھانے کے لئے جانا یہ نہایت ہی کثرت کے ساتھ ثابت ہے۔ اور چھوٹی سے چھوٹی تاریخوں سے بھی اس کے لئے ثبوت مل سکتے ہیں۔ ہزاروں واقعات اس قسم کے پائے جاتے ہیں جن میں عورتوں کا گھروں سے نکلنا ثابت ہوتا ہے۔ فطرت انسانی بھی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتی کہ مرد جو مضبوط ہے اسے تو صحت کو درست رکھنے کے لئے باہر کی آب وہوا کی ضرورت ہے لیکن عورت جو فطرتاً کمزور صحت لے کر آئی ہے اسے کھلی ہوا سے محروم کر دیا جائے۔ حدیثوں سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی بیوی حضرت عائشہؓ ام المومنین کے ساتھ لوگوں کے سامنے مقابلۃً دوڑے اور ایک دفعہ حضرت عائشہ بڑھ گئیں ایک دفعہ حضرت نبی کریم ﷺ آگے نکل گئے۔ پس اگر مروجہ پردے سے مراد آپ کی مذکورہ بالا پردہ ہے تو یہ پردہ نہایت ہی ظالمانہ پردہ

باقی صفحہ 6 پر

ستارہ مظفر

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

آپ کے متعلق ہراول دستہ میں ستارہ مظفر مزید کہتی ہیں:۔

آپ خود بچپن سے عابدہ زاہدہ تھیں۔ پنجگانہ عبادت اور فجر سے پہلے کی عبادت التزام سے ادا فرماتیں۔ ایک مرتبہ فجر سے پہلے کی عبادت کے بارے میں پوچھنے پر بتایا کہ چار سال کی عمر ہی سے یہ عبادت کرتی چلی آ رہی ہوں۔ مغرب سے عشا تک بلکہ بعد تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ عموماً بارہ بجے تک مطالعہ فرماتیں۔ عشاء کے بعد بلاناغہ تلاوت کلام پاک فرماتیں۔ جہاں ذرا معنی میں تردّد ہو تا لغت کی طرف رجوع کرتیں۔ اور ہمیشہ وہی معنی وہاں لکھے ہوتے جو آپ کے ذہن میں ہوتے۔ (عبادت) آپ بہت سوز و گداز سے کرتی تھیں۔ ہر وقت حمد و ثناء میں مشغول رہتیں۔ کثرت سے دعائیں کرنے والی تھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد احسن طور پر ادا کرنے والی تھیں۔ احباب جماعت جو دعاؤں کے خطوط لکھتے تھے نہ صرف ان کے لئے التزام سے دعائیں کرتیں بلکہ خطوں کے جواب بہت محبت سے دیتیں اور جب لکھنے کی طاقت نہ رہی خطوط کے جواب لکھواتیں۔

بچوں کی تربیت آپ نے خود بہت مبارک ہستی کی صحبت میں بچپن گزارا تھا۔ اس لئے تربیت کے اصولوں اور تربیت کی اہمیت سے خوب واقف تھیں۔ نہ صرف اپنے بچوں بلکہ جماعت کے بچوں کی تربیت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتیں۔ ایک مرتبہ احمدی بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"تم چھوٹے ہو بے شک۔ مگر دعا کرنا صرف بڑوں کا حق نہیں۔ اس نعمت سے سب ہی فائدہ اٹھانے کے حق دار ہیں۔ ابھی سے دعاؤں کی عادت ڈالو۔ اللہ میاں سے اپنے لئے دین و دنیا کی ہر خیر و نعمت مانگو۔ نیک قسمت مانگو۔ دعا کیا کرو کہ مولا ہمیں ہر دھوکے اور فتنہ سے بچانا۔ ہمیں شیطان کے پھندے میں نہ پھنسنے دینا۔ ہم صادق رہیں۔ نیک رہیں۔ ہمیشہ صادقوں کے ساتھ رہیں۔ قدرت ثانیہ سے وابستہ رہیں۔ زندگی کی ہر راہ پر تو ہی ہمارا دستگیر بن جائے اور رہنمائی فرمائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کئی بار آپ کو فرمایا کہ میرے ایک کام کے لئے دعا کرنا۔ دراصل یہ بچوں کو ذہن نشین کرانے کے لئے ہوتا تھا کہ ہم نے بھی دعائیں کرنی ہیں"

آپ نے بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"بری صحبت سے بچو۔ برے دوستوں کو چھوڑ دو۔ اس کی پہچان کا ایک موٹا گر بہرحال یاد رکھو کہ جس بات کو تم اپنے والدین یا بزرگوں کے سامنے نہ کر سکو وہ گناہ ہے۔ وہ زہر ہے۔ جس بات کو تم ان کو بتاتے رکو۔ یا شرماؤ ٹھیک نہیں۔ جب کوئی تم کو (شیطان لڑکا۔ لڑکی۔ بلکہ بڑی کا معمر آدمی بھی بن کر آ سکتا ہے) ایسی بات سکھلائے یا بتائے جو تمہارے بزرگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتا۔ تو اس سے دور بھاگو۔ اور ہر بری بھلی بات جو سنو اس کا ذکر ضرور ماں باپ سے کر دو۔ ہر ایک سے نہیں کرتے پھرنا۔ تمہارے والدین عقلمندی اور خاموشی سے خود نگران بھی رہیں گے تم کو بڑا سہارا ہو جائے گا۔ خود بھی دوسرے کے لئے نیک نمونہ بنو۔ اور ہمجولیوں کو اچھے بننے میں مدد دو"

آپ رات کو سونے سے پہلے بچوں کو بلا لیتیں اور نہایت عمدہ عمدہ کہانیاں سناتیں ارکان دین حق کی چھوٹی چھوٹی باتیں یاد کرواتیں۔ صبح صبح بچوں کو بلا کر لحاف میں بٹھا لیتیں۔ آتے جاتے سلام کہنے کی عادت ڈالتیں رات کی بتائی ہوئی باتیں دہراتیں۔ انبیاء کے حالات سناتیں اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے تک کے انداز کو دیکھتیں۔ اور مناسب اصلاح فرماتیں۔ جب بار بار ایک ہی غلطی دیکھتیں تو پیار آمیز سرزنش بھی کر دیتیں۔ جب بچوں پر (عبادت) فرض ہو جاتی تو عبادت کے علاوہ تلاوت کلام پاک کی بھی تاکید اور نگرانی فرماتیں۔ بچوں کے مطالعہ کے لئے اپنی منتخب کتابیں دیتیں۔ بچوں کو چغلی کی عادت سے بچاتیں۔

قدرت ثانیہ سے وابستگی قدرت ثانیہ سے انتہائی درجہ وابستگی بھی رکھتی تھیں۔ اور جماعت کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین فرماتیں۔ خواتین کو کم از کم ایک بچہ سلسلہ کی خدمت کے لئے پیش کرنے کی تلقین فرماتیں۔

حضرت امام جماعت الثانی کی وفات کے وقت جبکہ ہر شخص غم زدہ تھا۔ اور اپنے آپ کو کسی تسلی کا محتاج محسوس کرتا تھا۔ آپ نے خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور افراد جماعت کے سر پر دست شفقت رکھا۔ انہیں تسلی دی۔ اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے والا اہم پیغام دیا۔ اور ڈھارس بندھائی آپ نے جو پیغام دیا اس میں فرمایا۔

"ہمارے دل غم سے بھر گئے ہیں۔ جدائی برداشت سے باہر نظر آتی ہے۔ مگر یہ نازک وقت رونے سے بڑھ کر دعاؤں کا وقت ہے۔ ایک اہم فیصلے کا وقت ہے۔ ہم سب کو اپنا دکھ بھول کر دعا میں لگ جانا چاہئے۔ دعا کریں بہت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو پاک کرے۔ جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے ہم فتنوں سے بچیں۔ صادق ہوں اور صادقوں کے ساتھ رہیں۔ (قدرت ثانیہ سے وابستہ رہیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

صاحبزادہ عبدالسلام

محترم صاحبزادہ عبداللطیف آف ٹوپی

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے ٹوپی تحصیل و ضلع صوابی (Swabi) صوبہ سرحد کے اس گاؤں میں احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی۔

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب خاندانی طور پر صاحبزادہ تھے۔ اور ان کی نسل عبدالکریم بابا سے چلی تھی جو کسی زمانہ میں یہاں ٹوپی آئے تھے۔ اور لودھی خاندان کے شہزادہ تھے۔ سیاست وغیرہ چھوڑ کر وہ دینی کاموں میں مشغول ہوئے اور دین کی ترقی کے شیدائی بن گئے۔ اور ٹوپی گاؤں ہی میں وفات ہوئی۔ اور وہیں پر ان کا مزار ہے۔ ان کے مزار پر ان کے کچھ حالات مختصراً کندہ تھے۔ جو صاحبزادہ عبدالحمید پسر بزرگ صاحبزادہ عبداللطیف نے محفوظ کئے تھے۔ یہ کتبہ 1974ء کے فسادات میں ضائع ہو گیا۔ عبدالکریم بابا کے شجرہ نسب میں صاحبزادہ قطب عالم لودھی تھے۔ جو نواب سرخان بہادر صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب کے دادا تھے۔ اور ہمارے پدری گھر کے قریب قبرستان میں دفن ہیں۔ صاحبزادہ عبدالودود صاحب' صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے والد تھے۔ اپنے علاقہ میں نہایت بزرگ عالم فاضل اور صاحب حیثیت بزرگ تھے۔ اور اپنے گاؤں کی جامع کے خطیب بھی تھے۔ لیکن احمدی نہیں تھے۔ سر نواب صاحبزادہ عبدالقیوم جو انگریزوں کے زمانے میں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے۔ صاحبزادہ عبداللطیف کے چچا زاد بھائی تھے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اپنے والد صاحب کے زمانہ میں احمدی ہوئے تھے۔ بڑے بڑے علماء نے ان کے والد کو کہا کہ اس کو منع کرو۔ لیکن انہوں نے خاموشی اختیار کی۔

غالباً 1910ء میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے بیعت کی تھی۔ اور اپنی کاوشوں سے ٹوپی کے علاقہ میں بڑی دعوت الی اللہ کی تھی اور ایک بڑی جماعت احمدیہ ان کے زمانہ میں بنی۔ اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔ سر نواب صاحبزادہ عبدالقیوم ٹوپی احمدیت کی مخالف نہیں تھے۔ لیکن احمدیت قبول نہیں کی تھی۔ جبکہ حضرت امام جماعت الثانی سے ان کی خط و کتابت ہوتی رہتی تھی۔ صاحبزادہ عبداللطیف نے بڑی کوشش کی تھی کہ نواب صاحب شجر احمدیت سے پیوست ہو جائیں۔ لیکن مرتے دم تک وہ احمدیت کی نعمت سے محروم رہے۔ جبکہ میرے والد صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے علاوہ خان بہادر دلاور خان صاحب آف گاؤں بوقہ ان کے رشتہ داروں میں سے تھے۔ نواب صاحب کے بعض غیر احمدی رشتہ داروں کے ایماء پر صاحبزادہ عبداللطیف کو اپنی وراثت سے محروم کر دیا تھا۔ احمدیت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے صاحبزادہ عبداللطیف کے مراسم ان سے اچھے نہیں تھے۔ لیکن دشمنی نہیں تھی۔ لیکن زیادہ میل ملاقات بھی نہیں تھا۔

سر نواب صاحبزادہ عبدالقیوم نے ایک الیکشن لڑا تھا۔ جس میں وہ ناکام ہوئے۔ تو میرے والد صاحب عبداللطیف نے انہیں کہا۔ کہ اگر تم احمدی ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ چنانچہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور صبح عید ہونے والی تھی۔ میرے والد صاحب عبداللطیف کا کہنا تھا۔ کہ نواب صاحب نے میری بات کے مقابل پر کہا کہ عید کے بعد دیکھ لوں گا۔ چنانچہ عید کی رات کو اس دنیا سے چلے گئے۔ سر نواب صاحبزادہ عبدالقیوم کی کوئی اولاد نہیں تھی دو بیویوں میں سے۔ ایک بیوی ان کی وفات کے وقت زندہ تھی۔ جائیداد میرے والد صاحب کی کوششوں سے دفعہ 144 کے تحت بموجب (دینی قانون) تقسیم ہوئی صاحبزادہ عبداللطیف۔ کا بھتیجا لاولد عبدالجبار (وفات یافتہ) محمد اکبر خان (وفات یافتہ) بھانجا نواب صاحب اور زوجہ نواب کے مابین تقسیم ہوئی۔

اس زمانہ میں سر سکندر مرزا مردان میں ڈی۔ سی تھے۔ اور کننگھم گورنر تھے۔ صاحبزادہ عبداللطیف آف ٹوپی نے احمدیت کے لئے بہت بڑی قربانی دی تھی۔ اور کافی بڑی جماعت ان کے زمانہ میں ٹوپی میں بنی۔ لیکن 1974ء کے فسادات میں لوگوں نے اس کو مسمار کر دیا۔ بلکہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی جملہ جائیداد غیر منقولہ مکانات دکانیں وغیرہ بھی مسمار کر دیئے اور جلا دیئے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی اولاد موجود ہے۔ بڑا بیٹا صاحبزادہ عبدالحمید ٹوپی۔ صاحبزادہ عبدالرشید' صاحبزادہ عبدالبصیر' اور خاکسار صاحبزادہ عبدالسلام اتنا بڑا خاندان ہے۔ جنکی تفصیل بڑی لمبی ہے۔ امریکہ۔ فرانس۔ جرمنی۔ تک پھیل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید اپنے فضلوں سے نوازے اور شجر احمدیت سے پیوست رکھے۔ شمس الدین خان صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے داماد تھے۔ محترم شمس الدین خان کی بیٹی صاحبزادہ عبدالبصیر کی بیوی ہے۔ جو کہ نیک اور صالح احمدی ہے۔ شمس الدین خان صاحب کی تیسری بیوی امتہ العزیز صاحبہ جو کہ لجنہ پشاور صوبہ سرحد کی صدر ہیں۔ نہایت نیک پاک باز ہیں۔ اور اب بھی خدمت دین میں سرشار ہیں۔ ٹوپی گاؤں میں اب کوئی احمدی نہیں ہے۔ اور نہ جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غیر معمولی فضل سے دوبارہ اس گاؤں میں اور علاقہ میں احمدیت کو زندہ کرے۔

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانہ میں کشمیر کمیٹی کے احباب میں شامل تھے جو حضرت صاحب نے بنائی تھی۔ مولانا عبدالمنان ناہید صاحب شاہد نے ایک کتاب لکھی تھی۔

"جماعت احمدیہ انصاف پسند احباب کی نظروں میں"

اس کتاب میں ان لوگوں کے نام درج ہیں۔

صاحبزادہ عبداللطیف آف ٹوپی تحصیل و ضلع صوابی کے مشہور و معروف بندوں میں سے تھے۔ ان کی اولاد میں کوئی غیر احمدی نہیں ہے۔

نہایت بچپن میں غالباً 1935ء میں اپنے بڑے بیٹے صاحبزادہ عبدالحمید صاحب اور صاحبزادہ عبدالرشید صاحب کو قادیان تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا بصیر صاحب آٹھویں کے بعد گئے وہاں سے میٹرک کیا۔ اور خاکسار صاحبزادہ عبدالسلام کو بھی بھیجنا چاہتے تھے۔ لیکن ان دنوں پاکستان بننے کی تحریک شروع ہوئی۔ اور میں رہ گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں دو دفعہ قادیان جلسہ سالانہ پر گیا ہوں۔ ایک جوبلی کے سال 1939ء میں اور ایک اس کے بعد والد صاحب کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ خاندان صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی دعاؤں کو اور ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر سے خدا تعالیٰ کرے کہ ٹوپی گاؤں میں جماعت احمدیہ قائم ہو جائے۔ اور ان کی اولاد کو خداوند کریم وہ جذبہ فدائیت اور خلوص عطا کرے۔ تاکہ یہ لوگ بھی احمدیت کے لئے ان کی طرح قربانیاں کریں۔

یادرفتگان

ناصرہ بیگم

رانا فیض بخش نون

میرے پیارے اباجی رانا فیض بخش نون صاحب 95-12-12 کی صبح تقریباً آٹھ بجے اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے اباجی کی عمر 89 سال تھی۔ آپ کو کم و بیش پنجاب کے اکثر احمدی اور غیر از جماعت لوگ جانتے ہوں گے۔ ڈش انٹینا کے ذریعہ حضرت صاحب نے میرے اباجی کا ذکر خیر تین بار آپ کی زندگی میں کیا۔

انہیں پچھلے سال دسمبر 94ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اطلاع ملی کہ تمہاری وفات دسمبر میں ہوگی۔ اباجی کو خیال ہوا کہ اسی دسمبر 94 کو شاید ہو اور 94-12-30 کو ہمارے ہاں تشریف لائے کہ آخری دفعہ بچوں کو دیکھ آؤں۔ دسمبر گزر جانے کے بعد اگلے سال دسمبر 95ء میں پھر انتظار تھا۔ کوئی خاص تکلیف نہ تھی۔ بڑھاپا اپنی جگہ 28 نومبر 95ء تک کلام الٰہی سے حقائق معارف تحریر فرماتے رہے۔ اور روزانہ اس عاجزہ کے ہاں آتے رہے ہمیشہ کی طرح 28 نومبر 95ء کے بعد پھر تشریف نہ لا سکے اور ہفتہ عشرہ کم و بیش کمزوری نقاہت کی حالت میں گزرا اور 12 دسمبر 95ء کو بلاوا آگیا۔ اور وصیت کے مطابق ربوہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک ہوئے۔

کیا ہی وہ بہترین دن تھے جب ہماری تعلیم و تربیت کی خاطر ہم بہن بھائیوں کے سپرد کوئی لکھنے کے لئے مضمون دیا کرتے یہ کہ جس کا اچھا مضمون ہو گا وہ اول دوم سوم انعام لے گا۔ پھر جب ملازمت سے فارغ یعنی ریٹائر ہو کر ہمارے ہاں وطن واپس تشریف لائے تو پھر یہ مضمون نویسی کے مقابلے ہم سب بیٹے بیٹیوں نواسوں اور اپنے پوتوں کے سپرد کر کے نمبر لگتے۔ اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل ہم دونوں بہنوں کی پوتیوں اور میری سب سے چھوٹی بیٹی عزیزہ فرحت تسنیم کے سپرد ہستی باری تعالیٰ پر مضمون کیا۔ عزیزہ بیٹی فرحت نے لکھ کر اپنے ناناجان کے پیش کیا تو پڑھا اور بہت ہی خوش ہوئے کہا کہ بہت اچھا لکھا ہے۔

آپ کی پیدائش چاہ نون والا موضع ڈیوالہ تحصیل و ضلع مظفر گڑھ ہے۔ آپ اپنے والدین کی آخری اولاد تھے۔ اور غالباً آپ بتایا کرتے تھے کہ آپ ابھی تین سال کے ہوں گے کہ والد صاحب کا سایہ پدری سر سے اٹھ گیا۔

آپ کی شادی 1928ء میں ہو گئی اور آپ کی شادی کے فوراً بعد سرکاری ملازمت میں بطور سب انسپکٹر بینک میں تقرری ہو گئی۔ اور 1930ء میں آپ ڈیرہ غازی خان میں مقیم تھے۔ تو آپ کو مذہبی طور پر سکون نہ تھا آپ کبھی دیوبندی فرقہ کی کتب پڑھتے اور کبھی اہل حدیث شیعہ وغیرہ کی مگر دل سے مطمئن نہ ہو سکے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا کہ اور وہاں کے کسی ملازم افسر ملک مولا بخش صاحب نامی جو کہ احمدی تھے کے ذریعہ 1930ء کے آخر میں احمدیت سے مطمئن ہو کر بیعت کر لی اور پھر میری امی جان نے بھی چند ماہ بعد بیعت کر لی۔

آپ کا یہ طریق تھا کہ آپ ہر ماہ تنخواہ پر سب بچوں کو ایک ایک روپیہ بطور انعام دیا کرتے۔ کہ رجسٹر پر سب بچوں کے نام درج تھے۔ کہ جو بچہ پوری پانچ عبادات اور کلام الٰہی یا قاعدہ پڑھے اور کوئی بھی گندی گالی یا جھوٹ نہ بولے تب اس کو روپیہ ملے گا۔ اور جتنی عبادات ضائع کرے گا یا کوئی اپنے بہن بھائی کو گالی دے گا یا جھوٹ بولے گا ہر ضائع شدہ عبادات گالی جھوٹ دانت صاف نہ کرنے پر ایک ایک پیسہ فی غلطی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

عظیم زندگی

انگریزی فوج کا ایک افسر جو اپنی مختلف اہم ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ہندوستان آیا۔ جو کسی بھی فوجی جوان کی طرح سگریٹ اور شراب بلا تکلف استعمال کرتا تھا اپنی فطری سعادت کی وجہ سے قادیان پہنچ گیا اور صرف یہی نہیں کہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی بلکہ ایک پاک اور قابل رشک نیک تبدیلی کی وجہ سے علم و معرفت میں جلد جلد ترقی کرتے ہوئے پہلے احمدی انگریز واقف زندگی مربی کا اعزاز حاصل کیا۔ اور آج بھی وہ سر زمین انگلستان میں گراں قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ کی زیر کتاب Life Supreme کا اردو ترجمہ "عظیم زندگی" ہمارے اس فدائی احمدی جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی علوم روحانی پر گہری نظر اور وسعت معلومات کی ایک عمدہ موثر مثال ہے۔ اردو ترجمہ محمد ذکریا ورک صاحب کی کاوش ہے۔ (یہ کتاب لندن اور اونٹاریو کینیڈا سے مل سکتی ہے) مکرم آرچرڈ صاحب اپنی فوجی خدمات کے سلسلہ میں جنگ عظیم دوئم میں فرانس۔ بلجیئم وغیرہ میں خدمات سر انجام دینے کے بعد ہندوستان میں ڈوگرہ فوج کے ساتھ کام کرتے رہے۔ آپ کو آسام اور برما میں بھی کام کرنے کا موقع حاصل ہوا۔ اسی ملازمت کے دوران آپ کی یونٹ کے احمدی حوالدار کلرک عبدالرحمان صاحب دہلوی سے ملاقات ہوئی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب ٹیچنگز کا مطالعہ کیا۔ قادیان گئے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ملاقات ہوئی۔ واپس برما چلے گئے اور کافی مطالعہ۔ سوچ بچار۔ غور و فکر اور دعاؤں کے بعد احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔

اپنے اس اقدام کے متعلق آپ لکھتے ہیں:۔

"بے شک یہ ایک بہت بڑا اقدم تھا جو میں نے اٹھایا لیکن اب مجھے احمدیت قبول کئے چالیس سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے۔ میں نے اس عرصہ میں اپنے رب کے بے شمار فضلوں اور احسانوں کا مشاہدہ کیا ہے۔

شراب نوشی کے علاوہ مجھے قمار بازی کی لت بھی تھی۔ میں گھوڑ دوڑ پر۔ کتوں کی دوڑ پر یا تاش کی بازی پر جوا کھیلا کرتا تھا۔ مجھے خوب یاد ہے ایک دفعہ جب میں امپھال میں تھا میں نے اپنی مہینے بھر کی پوری تنخواہ دوسرے افسروں کے ساتھ جوا کھیلنے میں لٹا دی تھی۔ خدا کا شکر کہ ...... اس بدعادت سے نجات بھی ملی اور اس کے برعکس کتنی ہی اچھی عادتیں ودیعت ہوئیں۔ مثلاً

احمدیت قبول کرنے سے پیشتر میں نے کبھی ایک پیسہ بھی خیرات و سخاوت میں نہیں دیا تھا۔ (احمدیت) نے مجھے اللہ کی راہ میں مال کی قربانی کا فلسفہ سمجھایا اور میں بخوشی اس کی راہ میں مال دینے لگا۔

شروع شروع میں اپنی آمد کا 1/16 ادا کرتا رہا اور بعد میں اس کو بڑھا کر 1/10 کر دیا۔

1967ء میں میں نے اپنی آمد کے 1/3 کا نذرانہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا اور بفضلہ تعالیٰ تادم تحریر اپنے اس عہد پر قائم ہوں۔ اگرچہ میری آمدنی بہت قلیل ہے تاہم اس لازمی چندہ کے علاوہ باقاعدہ () بھی ادا کرتا ہوں اور دیگر تحریکات کے چندے بھی باقاعدہ ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

آپ نے احمدیت کی اور متعدد برکات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی بعض مبشر خوابیں بھی بیان کی ہیں۔

اس کتاب کے بعض ذیلی عنوانات درج ذیل ہیں۔ ان سے کتاب کی افادیت اور دلچسپی کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

داستان میری۔ اخلاقی اقدار کا نمود۔ جنت ارضی۔ روح۔ چند خیالات۔ سکھی روح ضبط نفس۔ عداوت۔ حصول تقویٰ اور (عبادات) روحانی ترقی کے چھ دشمن۔ ناکامی کے ذریعہ کامیابی۔ شہد کے دریا۔ ہماری موہوم دنیا۔ حیات ابدی۔ کائنات میں خدائی صداقتوں کا ظہور۔ ہماری اندرونی کائنات۔ عبادت کی عادت۔ احمدی کا رول۔

اخلاق فاضلہ کے متعلق آپ بیان کرتے ہیں:۔

اخلاق اپنے اندر متعدد خواص پیدا کرنے کا نام ہے ان میں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

عزت نفس۔ دوسروں کا احترام۔ خلوص۔ رحم دلی۔ ذہانت۔ عفوو رگزر۔ سادگی۔ صفائی۔ نرم مزاجی۔ جرات۔ بھلائی۔ نیکی۔ صبر۔ استقامت۔ رحم۔ انصاف۔ ضبط نفس۔ قناعت۔ خوش مزاجی۔ مہمان نوازی۔ صدقہ و خیرات بے غرضی۔ محبت اور احسان مندی وغیرہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی خوبیاں ہیں جو اس فہرست میں شامل ہو سکتی ہیں۔ مذکورہ بالا اخلاق فاضلہ میں سے سادگی کے متعلق مکرم آرچرڈ صاحب بیان کرتے ہیں۔

سادگی نیک زندگی کا ایک خاص جوہر ہے۔ ہمیں تعیش کی زندگی گزارنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ تعیش کی زندگی سے خبردار رہو کیونکہ خدا کے بندے ایسی زندگی نہیں گزارا کرتے۔ خدا کے رستہ میں سادہ زندگی گزارنے سے روح میں چمک آتی ہے۔ انسان ایک حد تک دنیوی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے اور کبھی اس چیز کی اور کبھی اس چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ تعیش کی زندگی گزارنے والے کبھی اطمینان قلب حاصل نہیں کر پاتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہی دنیا میں سب سے زیادہ مالدار ہے جسے کسی چیز کی ضرورت نہیں اور (کلام الٰہی) ہمیں یہ بتاتا ہے کہ تقویٰ اس دنیا کی بہترین چیزوں سے بھی بہتر ہے۔ نیک انسان تھوڑے سے بھی مطمئن ہو جاتا ہے اور پر تعیش زندگی سے دلچسپی نہیں رکھتا ...... خدا کے انبیاء کا طریق سادہ زندگی ہی رہا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ اگر چاہتے تو آسائش کی زندگی گزار سکتے تھے لیکن آپ نے ہمیشہ انتہائی سادہ زندگی کو ترجیح دی۔ آپ کی عادات سادہ۔ آپ کی غذا سادہ۔ کپڑے نہایت سادہ اور آپ کا گھر اور اس کا سامان بالکل سادہ تھا۔ آپ کھردرے بستر پر سویا کرتے تھے اور کھجور کی چٹائی پر آرام فرمایا کرتے تھے جس کے نشان آپ کی کمر مبارک پر پڑ جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کھردری چٹائی پر کیوں سوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرے لئے یہ کوئی پریشانی کی بات نہیں انہوں نے اس دنیا کو چنا میں نے آنے والی زندگی کو چنا ہے"

اسی باب میں مکرم آرچرڈ صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"اخلاق حسنہ کا پیدا کرنا ایک عملی فلاسفی ہے کوئی خشک وعظ نہیں اس پر عمل ضروری ہے یہ ایسا موضوع ہے جس پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ میں نے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اور مقصد صرف اس موضوع سے دلچسپی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ میں نے جو بیج بوئے ہیں وہ زرخیز زمین پر گریں۔ پھلیں پھولیں اور بار آور ہوں۔"

ماضی کی ایک جھلک

1968ء کے جنوری کے مہینے میں دس گیارہ بارہ تاریخ کو گزشتہ سال کا موخر جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

- دس گیارہ جنوری کی درمیانی شب نان بائیوں نے ہڑتال کر دی جس پر حضرت امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ہر احمدی سے صرف ایک روٹی کھانے کی اپیل کی۔
- فروری میں کینیڈا میں جماعت کا باقاعدہ قیام ہوا۔
- سترہ مارچ کو انگلستان کی احمدی جماعتوں کا پہلا کامیاب یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔
- 30-31 مارچ کو ربوہ میں آل پاکستان والی بال ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ مارچ ہی کے مہینے میں فجی میں پہلے احمدی نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی۔ ان کا نام ماسٹر محمد حنیف صاحب ہے۔
- 24- مئی کو یارک شائر کی جماعتوں کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔
- 14- اکتوبر کو ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لئے ایٹم کے پر امن استعمال کی امریکن فاؤنڈیشن کی طرف سے انعام کا اعلان کیا گیا۔
- 25- اکتوبر کو حضرت امام جماعت الثالث نے تحریک جدید کے دفتر دوئم کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ پر ڈالی۔
- 26-27-28 دسمبر کو جلسہ سالانہ مقررہ تاریخوں پر ہوا جس میں پہلی دفعہ سوئی گیس سے کھانا تیار کرنے کا اہتمام کیا گیا۔
- اسی سال ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہوا۔
- حضرت امام جماعت الثالث نے اپنی جگہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب کو صدر مجلس انصار اللہ مقرر فرمایا۔
- گوٹن برگ سے احمدیہ جماعت کا ایک رسالہ ایکٹو...... شائع ہونا شروع ہوا۔

ادیان عالم

ٹانگانیکا کے متعلق

مولانا محمد منور نے ٹانگانیکا میں اسلام کے اثرات کے متعلق ٹروتھ کے یکم دسمبر 1961ء کے شمارے میں ایک مضمون شائع کروایا جس میں بتایا کہ عرب میں ایک چھوٹی سی روحانی طاقت کا آغاز ہوا۔ تو وہ پہلی تین صدیوں میں پھیلتے پھیلتے ساری دنیا میں پھیل گئی۔ کوئی رکاوٹ ایسی نہ تھی جو اس کا راستہ روک سکتی یا اس کی رفتار کو کم کر سکتی۔ جہاں تک اس کے جلد جلد پھیلنے کا تعلق ہے۔ افریقہ کا مشرقی ساحل عیسائیت کو بھی پیچھے چھوڑ گیا۔ حالانکہ عیسائیت اس سے چھ سو سال پہلے قائم ہوئی تھی۔ اس میں کیا شک ہے کہ یہ بات ایک بہت بڑا معجزہ تصور کی جا سکتی ہے۔ یہاں کے بعض لوگ سوچتے ہیں کہ دراصل عیسائیت ان علاقوں میں اسلام کے بعد آئی ہے۔ جہاں تک افریقہ کے ساحلوں کا تعلق ہے عرب زمانہ ابتدائے اسلام سے بھی پہلے انہیں خوب جانتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہاں سونا ہاتھی دانت اور جنگلی جانور بڑی مقدار اور تعداد میں ملتے ہیں۔ اسلام سے پہلے عرب یہاں کے لوگوں کو غلام بھی بنایا کرتے تھے۔ انہیں غلام بناتے بناتے خود اس علاقہ میں رہ پڑے۔ کلام پاک میں مختلف ممالک کا ذکر ہے۔ چنانچہ عرب کلام پاک

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کے سیاستدان

بھارت کے سماجی ورکروں کی ایک بڑی تنظیم نے ووٹروں سے اپیل کی ہے وہ کرپٹ سیاستدانوں کو ووٹ نہ دیں۔ اس تنظیم نے جس میں ریٹائرڈ جج صاحبان اور بیورو کریٹ بھی شامل ہیں اس عوامی رائے کا اظہار کیا ہے کہ بھارت کے عام آدمی کو سیاستدانوں پر کوئی اعتبار نہیں رہا۔ عام آدمی کا خیال ہے کہ بھارتی سیاستدان خواہ وہ حکمران پارٹی سے ہوں یا اپوزیشن سے سبھی کرپٹ ہیں۔ اور ناقابل اعتبار ہیں۔ اس تنظیم نے کہا ہے کہ وہ ملک میں دیانتدار لوگوں کو آگے لانے کے لئے عوامی بیداری لانے کی کوشش کریں گے اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ کوئی بھی سیاسی پارٹی بر سراقتدار آئے' ایک جیسے ہی لوگ آگے آئیں گے۔ (یعنی ان میں سے کوئی بھی دیانت دار نہیں ہو گا۔)

بھارت میں جمہوریت بڑی مستحکم ہے۔ باقاعدگی سے مقررہ عرصے کے بعد انتخابات ہوتے ہیں۔ بار بار کے انتخابات کے بعد عام آدمی کا اعتماد سیاستدانوں پر سے اٹھ گیا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ عام آدمی کی تکالیف دور کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔

پاکستان میں ایک وقت میں جب فوجی حکومت کے زیر اثر کئی سال عام انتخابات نہ ہوئے تو یہ کہا جانے لگا کہ عام انتخابات ہی ملکی مسائل کا حل ہیں۔ پھر ہر دو اڑھائی سال کے بعد انتخابات ہونے لگے ہیں اور ایک کے بعد دوسری سیاسی جماعت بر سراقتدار آتی رہی ہے۔ مگر عام آدمی کی بہتری کا کسی کو خیال نہیں آتا۔ اس لئے عام پاکستانی بھی اب یہ کہنے پر مجبور ہے کہ انتخابات سے بھی عوام کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ انتخابات ہو جانے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت میں بھی عام آدمی سیاستدانوں اور انتخابات سے بیزار ہے۔ کیونکہ اکثر سیاستدان بد دیانت اور کرپٹ ثابت ہوتے ہیں۔

ooo

مسٹر گوربا چوف صدارتی امیدوار

روس کی تاریخ ساز شخصیت اور سابق سوویت یونین کے آخری صدر مسٹر میخائیل گوربا چوف نے روس کے صدارتی انتخابات کے لئے اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرا دیئے ہیں۔

دنیا کی تاریخ کا رخ موڑنے والا شخص' نوبل انعام یافتہ گوربا چوف جس کو اہل مغرب نے بے حد و حساب تعریفوں سے نوازا آج اپنے ہی ملک میں غیر مقبول ہے۔ مسٹر گوربا چوف نے روس کے صدارتی انتخاب 16- جون 1996ء کے لئے بطور امیدوار اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرا دئے ہیں۔

کیا وہ مسٹر بورس یلسن کے لئے کوئی خطرہ بن سکتے ہیں۔ فی الحال تجزیہ نگاروں کی رائے یہ ہے کہ مسٹر گوربا چوف جنہوں نے اپنی ذاتی کوششوں سے روس اور مشرقی یورپ سے کمیونزم کا خاتمہ کیا' ملک میں زیادہ مقبولیت نہیں رکھتے۔

روس میں صدر کا انتخاب اب براہ راست عوام کے ووٹوں سے ہوتا ہے۔ چند دنوں میں جب الیکشن کی مہم زور پکڑے گی تو یہ اندازہ ہو سکے گا کہ مسٹر گوربا چوف کس قدر مقبولیت پاتے ہیں۔

صدر بورس یلسن چیچنیا کے بحران اور ملک کی خراب ترین اقتصادی حالت کی وجہ سے بہت حد تک غیر مقبول ہو چکے ہیں۔ اس لحاظ سے ملک میں کوئی نمایاں شخصیت اس وقت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں یہ اندازہ قائم کیا جا سکے کہ وہ صدارتی انتخاب جیتنے کی اہلیت رکھتی ہے۔

ooo

شام کا امریکہ اور یورپ سے مطالبہ

شام نے امریکہ اور یورپ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر اسرائیل پر دباؤ ڈالے کہ وہ جنوبی لبنان پر اپنے شدید ترین حملے بند کر دے اور معاملے کو بات چیت کے ذریعے سلجھانے کی کوشش کرے۔

سرکاری اخبار الثورا نے لکھا ہے کہ اسرائیل کے جنوبی لبنان پر حالیہ حملوں کا مقصد شام اور لبنان پر یہ دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ مجوزہ امن سمجھوتے میں اسرائیل کو رعایتیں دے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ یہ کوشش ناکام رہے گی۔

صفحہ اول پر شائع شدہ اداریہ میں اخبار نے لکھا ہے کہ جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملوں سے مشرق وسطیٰ کا خطہ ناقابل کنٹرول جوابی تشدد کی آماجگاہ بن جائے گی۔

اخبار نے لکھا ہے کہ یورپ اور خاص کر فرانس اور امریکہ کو جو امن مذاکرات کا سرپرست ہے فوری طور پر ایکشن لے کر اسرائیل کو اپنے حملوں سے روکنا چاہئے۔ یورپ اور امریکہ کو چاہئے کہ وہ اسرائیل کو واپس مذاکرات کی میز پر لے جائیں ورنہ یہ ہو گا کہ مشرق وسطیٰ کی امن بات چیت طویل تعطل کا شکار ہو جائے گی۔

شام' لبنان میں بڑی فوجی طاقت ہے جس کے 35 ہزار فوجی لبنان میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک شامی فوجی اس وقت ہلاک ہو گیا جب اسرائیل نے جنوبی بیروت پر فضائی حملے کئے۔

بقیہ صفحہ 3

ہے۔ اور ایک (-) پر ایک داغ ہے۔ جسے جس قدر جلد دور کیا جائے اتنا ہی بہتر ہے۔ ہماری نسلیں اس پردے سے کمزور ہو گئی ہیں۔ ہماری عورتیں دین و دنیا سے جاتی رہی ہیں۔ ہم غیر قوموں کا نشانہ طعن بن رہے ہیں۔ اور دین کو لوگوں کی نظروں میں ایک قابل ہنسی چیز بنا رہے ہیں۔ ایک پردہ ہمارے ملک میں یہ ہے کہ عورتیں برقع پہن کر باہر نکلتی ہیں۔ ایک گھر سے دوسرے گھر تک چلی جاتی ہیں اور اس سے زیادہ گھر سے باہر نکلنے کی ان کو اجازت نہیں ہوتی۔ یہ پردہ گو اوپر کے پردوں سے زیادہ قابل اعتراض نہیں لیکن اس سے بھی عورتوں کے ذہنی ارتقاء اور ان کی صحت کی ترقی میں ایسی مدد نہیں ملتی کہ اسے قومی ترقی کے لئے کافی سمجھا جائے۔ دوسرا ہمارا پرانا برقع یا تو عورت کی صحت کو برباد کرنے والا ہے یا پردے کے نام سے بے پردگی کا موجب ہوتا ہے۔ اس برقع میں اوپر سے لے کر نیچے تک ایک گنبد بنا ہوا چلا جاتا ہے۔ عورت کے ہاتھ بھی اندر بند ہوتے ہیں اگر وہ بچہ کو اٹھائے تو سر سے پاؤں تک اس کا اگلا حصہ سارے کا سارا ننگا ہو جاتا ہے۔ اور ایک ایسا حقارت پیدا کرنے والا نظارہ ہوتا ہے کہ ایسے پردہ سے طبیعت خود بخود نفرت کرتی ہے۔ اس سے بہتر اور بہت بہتر چادر کا طریقہ ہے۔ جو برقع کی ایجاد سے پہلے تھا۔ عورت اپنے کام بھی کر سکتی تھی۔ اور اپنے آپ کو لپیٹ بھی سکتی تھی۔ یہ برقع جیسا کہ میں اوپر بیان کر رہا ہوں صحت کے لئے مضر ہے اور پردے کے کام کا نہیں۔

بقیہ صفحہ 4

لکھا جائے جو کہ گنتی پر ہر ماہ اس کے روپیہ سے کاٹے جاتے یہ رجسٹر میرے سپرد ہوتا تھا۔ اور اس طرح کسی کے بارہ آنے کسی کے چودہ آنے باقی ملا کرتے تھے۔ ہم بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے کی غلطی پکڑنے کی خاطر تاک میں رہتے اور اس طرح اپنا جیب خرچ کم نہ کرنے کی خاطر اپنی اصلاح کرنے میں رہتے۔

جب پاکستان وجود میں آیا ان دونوں ہم علی پور ضلع مظفر گڑھ میں مقیم تھے۔ ہندوؤں کی املاک و جائیداد مکانات سامان وغیرہ کی تقسیم الاٹ عوام کے زوردار آواز و سفارش سے میرے اباجی کے سپرد ہوئے۔ اور اباجی نے حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برکتیں سلامتی آپ پر ہوں) کو اطلاع دی کہ آپ اپنی جماعت کے افراد علی پور بھیجیں۔ بہت ہی کافی جماعت کے احمدی آباد کرائے گئے۔

میرے پیارے اباجی صاحب کشف تھے بلکہ ساری عمر ہی اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا کہ سچی خوابیں ان گنت جو کہ پوری ہوتی رہتیں۔ ہر کام شروع تا انجام دعا سے کرتے اور دعائیں بہت قبول ہوا کرتیں اکثر تو دعا کرنے کے بعد فوراً بتا دیا کرتے تھے کہ قبول ہو گئی ہے یا انجام بتا دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے پیار و ہمدردی سے پیش آتے تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پیارے ابا جی کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ 5

پڑھنے کے بعد علم حاصل کرنے کے لئے دوسرے ملکوں کی طرف کارواں در کارواں جانے لگے۔ آٹھویں صدی کے آغاز میں سارا شمالی افریقہ اسلام کی آغوش میں آچکا تھا۔ دسویں صدی کے قریب ٹانگانیکا میں اسلام پہلے پہل آیا۔ یہ اس طرح ہوا کہ سلطان علی ابن سلطان حسن بن علی شیراز سے اپنے چھ بیٹوں اور خاصی بڑی فوج کے ساتھ سات جہازوں میں ایسٹ افریقہ آئے اور اس علاقے کو فتح کر کے یہاں حکومت قائم کرلی۔ انہوں نے ممباسہ کا شہر آباد کیا پھر وہ قلوا کی طرف گئے اور اس علاقے کو مقامی لوگوں سے بہت سے کپڑے کے عوض خرید لیا۔ عربی زبان میں قلعہ کا لفظ بولا جاتا ہے اور غالباً اسی سے زنج Zeng سلطنت کا دارالحکومت منسوب کیا گیا۔ پانچ سو سال تک یہاں پر ان کی حکومت رہی اور ٹانگانیکا کے لوگوں پر انہوں نے بہت اچھا اثر چھوڑا۔ قلوا نے بہت جلد جلد ترقی کی۔ یہ تجارتی مرکز بن گیا۔ اس کو قلوا عظیم بھی کہا جانے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت یہاں پر تین سو مساجد موجود تھیں۔ اور ان کے ارد گرد بڑی مضبوط دیواریں تھیں۔ ایک مسجد ایسی تھی جس کے چالیس ستون تھے۔ ٹانگانیکا بعد ازاں اومان عربوں کے ماتحت آ گیا۔ انہوں نے نیا دارالحکومت زنجبار قائم کیا۔ یہاں پر قلوا میں سلطان سید سعید نے مزید قلعے تعمیر کئے۔ یہ قلعے ٹانگانیکا جھیل کے ارد گرد تعمیر کئے گئے۔ گویا کہ ٹانگانیکا ایک مضبوط حکومت بھی تھی اور مذہب کا بھی یہاں بہت گہرا اثر تھا۔ ان کی ثقافت بھی خاصی متاثر کن تھی۔ بیرونی ممالک سے تعلقات کی وجہ سے یہاں کی عمارتیں بھی دیکھنے کے قابل تھیں۔

مولانا صاحب کا مضمون خاصا مفصل ہے اور اس اخبار کے تین شماروں میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے خاصی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ ٹانگانیکا میں کس کس طرح تہذیب و ثقافت ترقی کرتے رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے قریب حادثہ اور اہل ربوہ کی خدمات

9-اپریل 1996ء کی صبح تقریباً دس بجے ایک بس جو کہ سرگودھا سے ربوہ کی طرف آ رہی تھی ڈائیوو کمپنی کے ایک ٹرک سے ٹکرا گئی جو سرگودھا کی سمت جا رہا تھا۔ بس پہلے ٹرک سے ٹکرائی اور پھر درختوں سے ٹکرانے کے بعد پاش پاش ہو گئی۔ تمام کے تمام مسافر بہت بری طرح زخمی ہوئے، بعض موقعے پر ہی جاں بحق ہو گئے۔

حادثے کی اطلاع ملنے پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے نوجوان فوری طور پر جائے حادثہ پہنچ گئے۔ اور پوری لگن کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچایا گیا۔ جو مریض تھوڑے علاج کے بعد جانے کے قابل ہو گئے ان کو ان کے گھروں تک پہنچانے کے لئے ایمبولینس اور دیگر گاڑیاں مہیا کی گئیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ربوہ کے ٹیکسی ڈرائیوروں نے بے مثال ایثار کا مظاہر کیا اور تمام ڈرائیور صاحبان اپنی گاڑیاں لے کر جائے حادثہ پر پہنچ گئے۔ اس کے علاوہ کئی پرائیویٹ گاڑیاں بھی موقعہ پر پہنچ گئیں۔

فضل عمر ہسپتال میں فوری طور پر ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا۔ تمام ڈاکٹر صاحبان اور دیگر عملہ ایمرجنسی ڈیوٹی پر پہنچ گیا۔ ہسپتال میں 29۔افراد مرد و زن اور بچے بری طرح زخمی تھے۔ انہیں ہر قسم کی طبی امداد اور ادویہ ہسپتال کی طرف سے مفت فراہم کی گئیں۔ ہر قسم کے ٹسٹ، علاج اور طبی امداد بالکل مفت دی گئی۔ ہسپتال کے تمام عملہ نے ایثار کا مثالی مظاہرہ کرتے ہوئے ایک ایک مریض پر بھرپور توجہ دی۔

مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ نے حادثہ کی اطلاع ملتے ہی مکرم میجر عمر ہاشمی صاحب کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے سارے آپریشن کی نگرانی سونپ دی۔ جنہوں نے ہسپتال، خدام الاحمدیہ اور پرائیویٹ افراد سے رابطے کر کے تمام مریضوں کی دیکھ بھال کی۔

تمام مریضوں اور ان کے لواحقین کو کھانا دارالضیافت کی طرف سے فراہم کیا گیا۔ پہلے دن 100 مریضوں اور ان کے لواحقین کو کھانا دیا گیا۔ دوسرے دن یہ تعداد کم ہو کر 50 رہ گئی اور تیسرے دن 10 افراد کو کھانا مہیا کیا گیا۔

حادثے کی اطلاع ملتے ہی ربوہ کے رضا کار فوری طور پر از خود بلڈ بنک پہنچ گئے جہاں خون دینے والوں کی لمبی قطار لگ گئی۔ چنانچہ اس وقت 51۔ افراد نے اپنا خون زخمیوں کے لئے پیش کیا۔ زخمیوں کے لئے 13 بوتلیں خون کی ضرورت پڑی جو فوراً فراہم کر دی گئی۔

14۔اپریل تک 5 مریض فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ جبکہ باقی طبی امداد حاصل کر کے رخصت ہو گئے تھے۔

حادثے کی اطلاع ملتے ہی اے سی چنیوٹ اور آر ایم صاحب ربوہ مکرم خالد محمود میلہ صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچ گئے اور انہوں نے اہل ربوہ کو زخمیوں کے علاج معالجہ کے لئے دوڑ دھوپ کرتے خود دیکھا۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30570 میں چوہدری سلطان احمد ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ہومیو ڈاکٹری عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/246 پیپلز کالونی نمبر1۔ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر A-246 پیپلز کالونی نمبر1۔ فیصل آباد برقبہ 7۔ مرلہ مالیتی۔/800000 روپے۔ اور زرعی زمین برقبہ اڑھائی ایکڑ واقع چک ج۔ب/ 97 ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی۔/175000 روپے۔ کل جائیداد۔/975000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سلطان احمد A-246 پیپلز کالونی نمبر 1۔ فیصل آباد گواہ شد نمبر1 احمد الدین وصیت نمبر 14104 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر دلدار احمد وصیت نمبر 21997۔

مسل نمبر 30571 میں عبدالودود خان ولد عبدالوحید خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر پچیس سال نو ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ج۔ب/ 497 ضلع جھنگ حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالودود خان چک نمبر ج۔ب/ 497 ضلع جھنگ حال بیت الذکر F-7/3 ST 8 اسلام آباد گواہ شد نمبر1 منیر احمد اسلام آباد گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر عبدالباری اسلام آباد۔

مسل نمبر 30572 میں عبدالرشید راشد ولد عبدالوہاب صابر قوم شکرانی بلوچ پیشہ ویلڈنگ عمر 35 بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوچ شریف بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-1-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ویلڈنگ پلانٹ مالیتی۔/4000 روپے۔ 2۔ ڈرل مشین مالیتی۔/4000 روپے۔ 3۔ ٹینکی پریشر رنگ والی مالیتی۔/7000 روپے۔ 4۔ گرائنڈر دو عدد مالیتی۔/3500 روپے۔ 5۔ دیگر سامان استعمال وغیرہ مالیتی۔/5600 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/24100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت ویلڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالرشید راشد کاشانہ شکرانی بلاک نمبر2۔ عید گاہ روڈ اوچ شریف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 عبدالحمید سیکرٹری مال اوچ شریف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر2 عبدالرزاق مربی سلسلہ وصیت نمبر 20264۔

مسل نمبر 30573 میں امتہ السمیع زوجہ عبدالرشید راشد قوم شکرانی بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوچ شریف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پندرہ ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی ساڑھے بیالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ صد روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ السمیع زوجہ عبدالرشید راشد کاشانہ شکرانی عیدگاہ روڈ اوچ شریف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمد عبدالوحید خان اوچ شریف ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر2 عبدالرشید راشد خاوند موصیہ۔

گمشدگی رسید بک

○ مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص کی رسید بک نمبر 314 جس کی رسیدات 1 تا 75 کاٹی جا چکی ہیں۔ باقی ماندہ رسیدات پر کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ رسید بک ملنے پر ازراہ کرم درج ذیل پتہ پر ارسال فرماویں۔

ایوان محمود ربوہ ضلع جھنگ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے نام واپس ارسال کریں۔ شکریہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ ایک طرف دوسرے لوگ اس قوم میں کبھی داخل نہیں ہوں گے۔ کیونکہ خیال کریں گے کہ یہ تو ایک سنگ دل قوم ہے جس میں بیواؤں اور یتیموں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ایسی سیاہ دل قوم میں داخل ہو کر کیا لینا ہے۔ اور دوسری طرف کام کرنے والوں میں بزدلی پیدا ہو گی اور سمجھیں گے کہ ہم مر گئے تو پیچھے ہماری بیوی بچوں کی کون خبر گیری کرے گا۔ لیکن اگر لوگ یہ دیکھیں گے کہ قوم میں یتیم بچوں اور بیواؤں کی خبر گیری کی جاتی ہے۔ اور غرباء کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تو بڑی خوشی سے قربانی کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پس قربانی کی روح ہمیشہ غرباء کی خدمت اور پرورش سے ہی پیدا ہوتی ہے اور غربا کی پرورش ایسی چیز ہے۔ جو قومی قربانی کے لئے جرات دلاتی ہے۔ غرض ترقی کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ جب تک پہلے قربانی نہ کی جائے۔ تب تک کسی کام میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ زمینداروں کو ہی دیکھ لو۔ پہلے وہ بیلوں پر اور ہل وغیرہ پر خرچ کرتے ہیں اور پھر اپنے گھر کا غلہ زمین میں ڈال دیتے ہیں۔ تب جا کر پیداوار گھر لاتے ہیں۔ اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ غلہ لاتے ہیں۔ غرض ترقی کا ایک ہی گر ہے کہ افراد اپنے آپ کو قربان کر دیں اور جب افراد اپنے آپ کو قربان کریں گے تو قوم ترقی کر جائے گی۔ تاریخ میں جو کوئی قوم بھی ترقی کے زینہ پر چڑھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے وہ وہی قوم ہوتی ہے جس کے افراد نے یہ تہیہ کر لیا ہو کہ ہم قوم کے لئے فنا ہو جائیں لیکن جس قوم نے کہا کہ ہم مر گئے تو کیا ہو گا وہی قوم ہمیشہ تباہ اور ذلیل ہوتی رہی ہے۔

(از خطبہ 16۔اپریل 1926ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت پر بنائے گئے لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے ایک روزہ سماعت کے بعد مختصر فیصلہ سنا دیا۔ عدالت عالیہ کی جانب سے ڈیڑھ کروڑ کے مچلکے اور 6 ضامن پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔ پنجاب کے قائد حزب اختلاف کی ضمانت طبی بنیادوں پر منظور کی گئی۔ انہوں نے 5 ماہ دس دن قید میں گزارے اس سے قبل وہ دو سال کی خود اختیار کردہ جلاوطنی گزار کر لندن سے آئے تھے اور آتے ہی گرفتار ہو گئے۔

○ سندھ میں ایک بار پھر عدالتی بحران کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ سندھ ہائی کورٹ کے مستقل چیف جسٹس کی تقرری بغیر مشورہ کئے جانے پر چیف جسٹس سپریم کورٹ نے اظہار ناپسندیدگی کیا۔ مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے سندھ ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس جن کو آج کل شرعی کورٹ میں بھیجا گیا ہے' ان کی سپریم کورٹ میں تقرری پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ سپریم کورٹ بار کے صدر نے کہا ہے کہ سندھ کے چیف جسٹس کی تقرری غیر آئینی ہے کیونکہ جسٹس ناصر اسلم زاہد بطور چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ بحال ہو گئے تھے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کینسر ہسپتال کا دورہ کرنے پہنچے تو عمران خان نے ان کا استقبال کیا۔ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت سارے کام چھوڑ کر جلد از جلد کینسر ہسپتال میں بم دھماکے کے ملزموں کو پکڑے۔ انہوں نے سوال کیا کہ تخریب کاری کے لئے لاہور کا انتخاب کیوں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس حادثہ سے سیاسی فائدہ نہ اٹھائے۔ یہ دھماکہ حکومت کی نااہلی اور ناکامی کا ثبوت ہے۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو تصاویر بنوانے کینسر ہسپتال میں آئیں میں منافق نہیں کہ مشکلیں سہ کر بھی ان کا استقبال کرتا۔ سیاست اس لئے بدنام ہو چکی ہے کہ اس پر منافقت حاوی ہے۔ حکومت نے ہر مرحلے پر رکاوٹیں کھڑی کیں۔ یہاں کرپشن کے ورلڈ ریکارڈ بن رہے ہیں۔ کیا ہسپتال بنا کر میرا تنقید کا حق چھن گیا ہے؟ ظلم و زیادتی اور جھوٹ کے خلاف جدوجہد کروں گا۔ بے نظیر اور ان کے وزراء نے ہسپتال کے خلاف پروپیگنڈہ مہم جاری رکھی۔

○ مسلم لیگ (ن) کی یوتھ ونگ کے لیڈر مسٹر سعد رفیق کی تمام مقدمات میں ضمانت ہو چکی تھی اور وہ رہا ہونے والے تھے کہ ان کو مزید تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔

○ شارجہ کپ میں بھارت نے پاکستان کو ہرا دیا۔ بھارت نے پہلے کھیلتے ہوئے 5 وکٹوں پر 305 رنز بنائے ٹنڈولکر اور سدھو نے سنچریاں بنائیں اور بھارت کی کسی بھی وکٹ کی طویل ترین شراکت کا ریکارڈ قائم کیا۔ میچ سنسنی خیز تھا۔ پاکستانی بلے بازوں نے بھی جم کر مقابلہ کیا تاہم ساری ٹیم 277 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ انضمام اور سعید انور ناکام رہے۔ ٹنڈولکر مین آف دی میچ رہے۔

○ تیل کی قیمت میں چند ماہ میں تیسری بار اضافے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے سے متاثرہ ججوں کو مستقل کرنے کا کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایڈہاک ازم کے خاتمے سے ادارے مضبوط ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے سپریم کورٹ کا فیصلہ قبول کر لیا ہے اس لئے اسے اس کا کریڈٹ جاتا ہے۔

○ شوگر ملوں نے چینی کی قیمت میں 50 پیسے فی کلو کا غیر اعلانیہ اضافہ کر دیا ہے۔ چینی درآمد نہ ہوئی تو قیمتوں میں مزید اضافہ ہو سکتا ہے۔

○ کینسر ہسپتال میں پھٹنے والا بم انتہائی طاقتور روسی ساخت کا بم تھا جسے ٹائم ڈیوائس کہا جاتا ہے۔ عمارت غیر معمولی طور پر پختہ نہ ہوتی تو دھماکے سے پوری عمارت گر سکتی تھی ماہرین اس پر حیران ہیں کہ فرش پر گڑھے نہیں پڑے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بم صوفوں پر رکھے تھے۔ اسی وجہ سے پولیس حکام اسے بم دھماکہ ماننے پر تیار نہیں ہو رہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کینسر ہسپتال کے زخمیوں کی عیادت کی انہوں نے کہا کہ یقیناً یہ دھماکہ پاکستان کے دشمنوں نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا خوف مزید کچھ دیر رہے گا۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ نقصان کا ازالہ کیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ دھماکے کی تحقیقات کا آغاز ہو گیا ہے۔ بعض اہم شواہد ملے ہیں۔ تاہم کچھ باتیں صیغہ راز میں رکھنی پڑتی ہیں۔ آئندہ چند روز میں تحقیقات مکمل ہونے پر انکشافات متوقع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دھماکے میں اپوزیشن کے ملوث ہونے کا الزام نہیں لگایا۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے یونٹ انچارج سمیت 12۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے ایشیا کے محتسبوں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوامی خدمت کے دعویداروں کا احتساب ضروری ہے۔ اسلام میں احتساب پر زور دیا گیا ہے۔ سابق حکومتوں نے میرا استحصال کیا۔ مجھے بھی ظالمانہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لئے مجھے انصاف کی دستیابی کا احساس ہے۔

○ بے نظیر بھٹو نے گورنر وزیر اعلیٰ اور سینیئر وزیر کو ڈانٹ پلا دی انہوں نے کہا کہ دھماکہ کے فوراً بعد ہسپتال پہنچنا چاہئے تھا۔ وزیراعظم نے اعلیٰ سطحی اجلاس میں صوبے میں امن و امان پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور گورنر کو صورت حال کی نگرانی خود کرنے کی ہدایت کی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ کینسر ہسپتال میں دھماکے پر مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔ وزیراعظم عمران خان سے سیاسی اختلافات کے باوجود ہسپتال گئیں۔ اور دھماکے کو سازش کے منصوبے کا حصہ قرار دیا ابھی یہ تعین نہیں ہو سکا کہ واردات میں کون ملوث ہے حکام رائے قائم کرنے میں احتیاط کر رہے ہیں۔ عمران اپنی سیاسی جماعت بنا رہے ہیں۔ حکومت کا رویہ عمران اور ہسپتال کے بارے میں اچھا نہیں ہے۔

○ انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ دھماکے کا مقصد عمران خان کو سیاست میں آنے سے روکنا ہے۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ سیاست میں آنے سے قبل عمران کو پہلی سلامی ملی۔ خورشید قصوری نے کہا کہ یہ دھماکہ حکمرانوں کی بے حسی کا نتیجہ ہے۔ نسیم ولی خان اور دیگر رہنماؤں نے کہا کہ بے نظیر حکومت نے پورے ملک کو جہنم بنا دیا ہے۔

○ برطانیہ کی پرنس آف ویلز لیڈی ڈیانا نے فون پر عمران خان سے بات چیت کر کے کینسر ہسپتال میں بم دھماکہ پر تشویش اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔

امراض جلد، گرمی جگر مثانہ، گیس، کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ، خوف، دہشت گھبراہٹ کمی نیند کے مجرب علاج

اکسیر اٹھراء — مرض اٹھرا کی شکار بے اولاد دکھی عورتوں کا تسلی بخش علاج
گھر کا چراغ — اولاد نرینہ کیلئے ایک نہایت مجرب دوا
تریاق معدہ — گیس، بدہضمی و دیگر امراض معدہ کی ایک موثر دوا
علاوہ ازیں ہر قسم کی زنانہ، مردانہ و بچگانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون: 04524-777

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD .ISD

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون دوکان: 211584 فون رہائش: 408

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا — 20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) — 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534